قوم سے

اے دریا کون کہہ سکتا ہے جس میں روانی نہ ہو اے پہاڑ کون کہیگا جو منزل استقلال پر گامزن نہ ہو
کیا وہ انسان انسان ہے جس میں روح خلق نہیں وہ ہوا کس کام کی جو بہہ نہ سکے وہ پھول مجاز ہے جس میں بو نہ ہو ذرا
سوچو تو کہ وہ قوم قوم ہی نہیں جس میں تنظیم نہ ہو۔ ہم نے خونچکاں حقیقت کو نقطہ داستان کہنہ کی یاد بنالیا ہم نے حضرت سکینہ کی کربلا کی
المیہ کو دفتر ظلم کا ایک نیا باب بنالیا ہم نے بنی امیہ بنی عباس کی خونی اور ناپاک سازشوں کو زمانہ جاہلیت کے عدم اشتراک
اور عدم تدبر پر محمول کیا ہم اب بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور شاید وہ ہم حسینؑ کا انتظار کر رہے ہیں قوم والے ہر سال کربلا کے
المیہ کی یاد میں پیغام اتحاد و تنظیم دیتی ہے لیکن ہماری خوش فہمی اب بھی اپنے میں ہم خیال اور نعمت خان عالی کے خواب
دیکھ رہی ہے بھائیو۔ قوم تنظیم نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم بٹ جائینگے۔ ہمنے ہر چیز کا مقصد گروہ رکھا ہے لیکن مقصد گروہ ہی بھول گئے
یاد رکھو۔ زمانہ کی رفتار تیز ہو گئی ہے اقتدار کی ہوس باعث نزاع ہے اور ہر نزاع کے پیچھے احمد علی کثرت ہی کی کشمکش میں جب ہولناک
سفر ہے تاریک شب ہے گھنگھور گھٹائیں ہیں طوفان خیز موجیں ہیں بھیانک آوازیں ہیں دلسوز منظر ہے ظلمت دجبالہ لیث اژدہے خوفناک
اژدہے منہ کھولے ہیں منجدھار میں ایک نحیف و نزار کشتی ہے ناخدا دور ہے اور ہم سوتے ہیں تیرا ہی آسرا ہے تو ہی پار لگائے۔ لہذا
میرے بھائیو آؤ ہم میں ہر ایک عہد کرلے کہ اتحاد و تنظیم کے دشمن بدو کم از کم ہر روپیہ میں سے جو ہم خرچ کریں ایک پیسہ قومی فنڈ میں
ادا کرینگے تاکہ ایام ہائے دسمبر کی پاک مہم پایہ تکمیل کو پہنچے آخر میں اپنے معزز ذی اثر با اقتدار بھائیوں سے کہونگا کہ وہ ہمارے مشن
کی ہر ممکن معاونت کرکے اس اصول کے ذیل میں آجائینگے۔

جس کا اقبال زمانہ میں چمک جاتا ہے ⁂ اس کو بجھ کے رقیبوں سے حجاب آتا ہے۔

والسلام وحید الحسن ہاشمی جونپوری

ملنے کا پتہ:- زیدی ٹریڈنگ ہاؤس مہر داس اسٹریٹ رنچھوڑ لائن۔ کراچی

سید انصار حسین زیدی — تحویلدار - ایمانیہ مشن

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ذکرِ کربلا

قیمت .... /

مطبوعہ علمی حیدری پریس کراچی

نوحہ

دلبرِ حیدر ہے کرار لٹا جاتا ہے
باغِ فردوس کا مختار لٹا جاتا ہے
حق کے دلدار کا دلدار لٹا جاتا ہے
یعنی شبیر دل افگار لٹا جاتا ہے

دین پہ دین کا سردار لٹا جاتا ہے

جس کے نانا کو دو عالم کی پناہ کہتے ہیں
جس کے بابا کو علی شیر خدا کہتے ہیں
جس کی اماں کو سب ہی خیر النسا کہتے ہیں
جس کے بھائی کو حسن اہل صفا کہتے ہیں

کربلا میں دل زہرا لٹا جاتا ہے

جس گلستاں کا ہو خدا ہی محافظ مولا
یعنی جس باغ کا ہر سبز ہر پودا پودا
نبی کا ہو جس کی جہاں کے لئے راحت افزا
لگے جس باغ کو برسوں نبی نے سینچا

حیف صد حیف وہ گلزار لٹا جاتا ہے

رن کے میدان میں کھڑے کہتے تھے ابن حیدر
کٹ گیا ہو کے پیاسا میرا سارا لشکر
اب میں تیار ہوں مرنے کو خبر لے آکر
کچھ خبر بھی ہے تجھے اے مرے پیارے شبر

تیرا بھائی سر بازار لٹا جاتا ہے

شاہ کہتے تھے کہ اب ہائے کہاں جاؤں میں
کس طرح ڈھونڈ کے عباس کو لاؤں میں
اے خدا بھر وہ اب کیسے بلواؤں میں

مرے آگے میرا گھر بار لٹا جاتا ہے

پرورش جس کی ہوئی عرش بریں کے ہاتھ
یعنی جب پھولا پھلا دین نبی کے ہاتھ
آئی ہے اسکی اجل شمر لعین کے ہاتھ
بر سر بازار دشمن دیں کے ہاتھ

اے ظہیر آج وہ سردار لٹا جاتا ہے

نوحہ

رکھ کے شبیر کے حلق پر جس گھڑی شمر ملعون خنجر چلانے لگا
چرخ چکرا گیا کانپ اُٹھی زمین زلزلہ عرش عظیم کو آنے لگا

بولے حضرت کہ اللہ والا ہوں میں ۔ دین احمد کے گھر کا اُجالا ہوں میں
احمد شاہ کی گودی کا پالا ہوں میں ۔ کیا ہوا کیوں مجھے تو ستانے لگا
بولے حضرت کہ اب وقت ہے ظہر کا ۔ سجدہ کر نے دے پھر کاٹ لینا گلا
سر کو جلتی ہوئی خاک پہ رکھ دیا ۔ لطف حمد الٰہی میں آنے لگا
خون میں اپنے حضرت نے کر کے وضو ۔ کی دعا حق سے بیٹھ کر قبلہ رو
بخش دے میرے نانا کی امت کو تو ۔ وقت آخر مرا دل ٹھکانے لگا
چڑھ گیا شمر چھاتی پہ شبیر کی ۔ تیز تلوار حلقوم پر پھیر دی
کلمہ حق پڑھا آپ نے جاں دی ۔ لب اللہ اللہ آنے لگا
تیغ شبیر کے حلق پر جب چلی ۔ رو رہے جلد میں فاطمہ اور علی
کانپ اُٹھی زمین اور حیات النبی ۔ عرش اعلیٰ جنبش میں آنے لگا
جسم سے کر کے حضرت کے سر کو جدا ۔ بولا قاتل کہ پورا ہوا مدعا

جسم شبیر کا نگہ خوں میں کیا
شمر خوش ہو کے باجا بجانے لگا

نوحہ

سنئے سنئے میری سرکار مدینے والے
ہے فلک درپئے آزار مدینے والے
زیست جو گیا بیزار مدینے والے
لو خبر شہ ابرار مدینے والے
میرے مونس میرے غمخوار مدینے والے

ایک کے تیر لگا ایک نے برچھی کھائی
ایک کے بازو کٹے مہندی نہ چھوٹی
سر کو شبیر کٹوا کے شہادت پائی ہے
ہم گنہگاروں کی خاطر تیری کھیتی اجڑی
لٹ گیا سب تیرا گلزار مدینے والے

رن میں عباس نے دریا پہ پکارا ٹھہرو
مشک پانی کی لئے جاتے ہیں ہمکو روکو
مرد میداں اگر ہو تو مقابل آئیو
بولے کفار یہ سن کر ارے بھاگو بھاگو
یہ ہے اللہ کی تلوار مدینے والے

قائد اعظم کے مزار پر

ادب سے پڑھو ہے یہ تربت قائد ملت

ہیں خوابیدہ یہاں شاہ سیاست قائدِ ملت

وہ قائد جس نے مسلم کو جگایا خوابِ غفلت سے

نگی محو حیرت رہ گیا جس کی سیاست سے

وہ قائد جس نے سب دشواریاں منزل کی سلجھا دیں

دلائی جس نے دیرینہ غلاموں کو ہے آزادی

نہ کیوں بیتاب ہو دل آج اسکی سرپرستی کو

نکالا جس نے طوفان سے مسلمانوں کی کشتی کو

ہمارے سینہ میں قائم ہے وہی تعظیم ہے اُنکی
نہیں ہیں قائداعظم مگر تعلیم ہے اُنکی

برستا ہے خدا کا ابر ہر دم اُن کے مرقد پر
کہ رحمت خاص نازل ہوتی ہے مجاہد پر

عمل کی چادریں اسحاق تربت پر چڑھائیں ہم
یہی ہے باعث تسکین روح قائداعظم

اطلاع

ہمارے ہاں اونی سوتی اور ریشمی کپڑے ہر قسم اور ہر رنگ کے نہایت عمدہ اور مناسب قیمتوں کے پبلک کے آرام و استعمال کے لئے ہر وقت موجود رہتے ہیں اور حسب منشاء بہترین کاریگروں سے انگریزی اور پاکستانی لباس سلائے اور تیار کرلئے جاتے ہیں۔ نرخ سلائی کی اطمینان بخش ہوگی۔ طلبار نیشنل گارڈ اور بوائے اسکاؤٹس کے لئے خاص رعایت ہے۔

المشتہر

منیجر میسرز نظام الدین اینڈ کمپنی

ٹیلرز و ڈریپرز۔

میٹھادر۔ کراچی